بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

نظرات

اسلام نے اپنے متبعین کو ذکر اللہ کا جو معنی خیز طریقہ "صراطِ مستقیم" کے نام سے بخشا اس پر چلنے سے نہ صرف ان میں اتفاق و اتحاد برقرار رہتا ہے بلکہ وہ اللہ سے قریب تر ہونے کے لئے مسلسل آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ کی یاد سے اسلام نہ صرف افراد کی خودی مستحکم کرتا ہے بلکہ جماعت کی "انا" کو بھی جلا بخشتا ہے۔ اللہ کی یاد سے مراد محض زبان یا دل سے اللہ کے نام کا ورد کر لینا ہی نہیں بلکہ کائنات میں بکھری ہوئی آیات اللہ کے عقدے کھولنا، ان کو مسخر و تابع کرنا اور ان میں اللہ کی حکمتوں کا مشاہدہ کرنا بھی ذکر اللہ ہے۔ اپنے اختیارات کے دائرہ میں اللہ کے احکام کو مدّنظر رکھنا، ان کا اتباع کرنا ہی نہیں بلکہ انہیں دوسروں پر جاری کرنا بھی ذکر اللہ ہے۔ اللہ کے احکام کے مطابق معاشرہ کی تشکیل کرنا، اسے فساد سے بچاتے ہوئے خوش حالی و آسودگی اور فلاح و سعادت سے ہمکنار کر دینا بھی ذکر اللہ ہے۔

اس معنی کی روشنی میں یہ بات ابھر کر سامنے آجاتی ہے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد ذکر اللہ ہے۔ اقامت صلوٰۃ کا مقصد ذکر اللہ ہے، وحی الٰہی اور قرآن مجید کو اسی لئے ذکر اللہ کہا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ انسان کو کائنات میں گم ہونے سے بچا کر "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" کا ازلی سبق یعنی "معاہدہ ربانی" یاد دلایا گیا ہے جس کے بعد اس کا مقصد اوّلین اللہ کی اطاعت اور اس کے احکامات کی تنفیذ ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی فرد زبان و دل سے اللہ کے ذکر میں مشغول ہو لیکن دیگر جوارح سے سرزد ہونے والے اعمال اس کی تائید نہ کریں تو یقیناً اس کا "ذکر اللہ" بے فائدہ ہوگا۔ یہی حال اس معاشرہ کا ہوگا جو زبان سے اللہ کا نام لیتا ہو لیکن اپنے اندر وہ تمام بے اعتدالیاں اور ظلم و جور روا رکھتا ہو جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔ الیاف

عاشرہ اللہ کی رحمت سے دُور ہو کر اللہ کے غضب کا مستحق ہوگا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو ایسی بات کا
ا جس پر عمل نہ ہو سخت ناگوار ہوتا ہے۔

ایک بار پھر اللہ کو یاد کرنے کے اس وسیع مفہوم کو اپنے سامنے لائیے تاکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
، اسوہ میں دیکھیں کہ آپؐ نے ذکر اللہ پر مبنی معاشرہ کن بنیادوں پر قائم فرمایا تھا۔ ادنیٰ تامل سے آپ کو
لوم ہو جائے گا کہ اس مضبوط و متحرک معاشرہ کی تمام سرگرمیوں میں قوت محرکہ کی حیثیت ذکر اللہ کو
صل تھی اور اس کا مرکز و محور مسجد تھی۔

مسجد میں مسلمانوں کی جماعت اپنی معنوی و مادی فلاح و بقا کے پروگرام بناتی اور تمام مسلمان
ل و جان متحد ہو کر اس پروگرام پر عمل پیرا ہو جاتے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ے اپنے اسوہ سے مسجد کے نظام کو اس خوبی سے چلایا تھا کہ وہ زندگی کے ہر گوشہ میں مسلمانوں کی مرجع
، گئی تھی۔ آپؐ نے مسجد کے نظام کے لئے وہ روایات قائم فرمائی تھیں جو مسلمانوں کو منظم و متحد کرنے
لی تھیں۔

امامِ مسجد وہ شخصیت ہوتی جس پر حلقہ کے مسلمانوں کو پورا اعتماد ہوتا۔ اس کی دینی بصیرت، معاملہ
ی، قوتِ عمل اور تقویٰ پر تمام مقتدی متفق ہوتے۔

مساجد کے حلقے کچھ اس طرح قائم ہوتے کہ ایک مسجد کا دوسری مسجد سے پورا رابطہ ہوتا۔ اور تمام مساجد
لامی حکومت کے مرکز سے وابستہ ہوتیں۔ تمام مساجد کا ایک ہی نظام اور ایک ہی طریق کار ہوتا اور ہر مسجد
لامی اتحاد کی زنجیر کا ایک حلقہ ہوتی۔ ہر مسجد سے نکلنے والی آواز ایک ہوتی اور کسی کو ایک ہی حلقہ میں
لمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے کے لئے نئی مسجد بنانے کی اجازت نہ دی جاتی۔ ($\frac{۹}{۱۰۶ \text{ تا } ۱۰۹}$) اس
رح اسلامی معاشرہ ہم آہنگ و مربوط رہتا اور اس میں اختلافات بڑھنے نہ پاتے۔

صلوٰۃ جسے ہم اردو میں نماز کہتے ہیں مسجد کے امام کی اقتداء میں ادا کی جاتی، اس صلوٰۃ کو معاشرہ
، قوتوں کے متحد کرنے میں بڑی تاثیر حاصل ہے۔ عربی میں لفظ صلوٰۃ کا استعمال بڑی جامعیت رکھتا ہے۔ صدر
لام میں جب کوئی اہم اجتماعی مسئلہ عوام کی رائے معلوم کرنے کا محتاج ہوتا تو فوراً اعلان کرا دیا جاتا:
صلوٰۃ جامعۃ" جس کا مطلب یہ ہوتا کہ صلوٰۃ تمہارے اجتماعی امور طے کرنے کے لئے تمہیں جمع

ہونے کی دعوت دے رہی ہے اور فوراً مسلمانوں کی ایک معاملہ فہم جماعت جو شوریٰ میں حصہ لینا چاہتی، مسجد میں جمع ہو جاتی۔ جمعہ کے روز جب امام نماز سے قبل مسلمانوں کو اجتماعی ہدایات پر مشتمل خطبہ دیتا ہے تو اس خطبہ کو بھی عربی لفظ "صلوٰۃ" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ جمعہ کے اجتماع کی دعوت دینے کے لئے بھی مؤذن "حیّ علی الصلوٰۃ" ہی کہتا ہے۔ یقیناً یہ صلوٰۃ کوئی ایسی عبادت نہیں جس کا معاشرہ سے کوئی تعلق نہ ہو۔ قرآن مجید کی رُو سے تو صلوٰۃ معاشرہ کو فواحش و بد کرداری، ظلم و جور اور ہر قسم کی بے اعتدالیوں سے روکنے کا ذریعہ ہے۔ پھر صلوٰۃ کا بار بار زکوٰۃ سے قبل ذکر ہونا اس امر کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ صلوٰۃ کی اقامت ایتائے زکوٰۃ کی تمہید ہے۔ نیز یہ کہ صلوٰۃ کو اقتصادی و معاشی گتھیوں کے سلجھانے میں بڑا دخل ہے اس ضمن میں قوم شعیبؑ کا یہ اعتراض جیسے قرآن مجید نے نقل کیا، کس قدر معنی خیز ہے: "اے شعیب کیا تمہاری نماز کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنے آبائی معبودوں کو چھوڑ دیں یا اپنے اموال کو اپنی مرضی کے مطابق کام میں نہ لائیں" ($\frac{11}{87}$)

العرض اسوۂ رسول اللہؐ میں مساجد کا جو کردار ہمیں نظر آتا ہے آج مساجد کا کردار اس سے بالکل مختلف ہے۔ ایسا کیوں ہو گیا یہ تمام مسلمانوں بالخصوص علماء دین و مفکرین کے لئے ایک قابل غور مسئلہ ہے خوشی کی بات ہے کہ اب ہمارے حکام نے مساجد کی اہمیت پر توجہ دینا شروع کر دی ہے۔ چنانچہ گزشتہ مہینوں میں کئی بار مرکزی وزیر اطلاعات و قومی امور نواب زادہ شیر علی خان نے مساجد کی اہمیت کو موضوع بحث بنایا۔ ان کی حقیقت بین نگاہ نے تاڑ لیا کہ مساجد کی موجودہ حیثیت کو ان کے حقیقی مقام سے کوئی نسبت نہیں ہے اور اگر ہم مسلم معاشرہ کو زندہ و فعال بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں مسجد کو اس کا پہلا مقام واپس دلانا ہوگا۔ اس بارے میں موصوف نے ۱۹ر دسمبر ۱۹۶۹ء کو پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کی کانفرنس کے افتتاح کے موقع پر فرمایا:

"قدیم مسلم معاشرہ میں مسجد کو مرکزی حیثیت حاصل تھی اور کوئی وجہ نہیں کہ اسے آج بھی وہی مقام حاصل نہ ہو۔۔۔۔ جب مسلم معاشرہ میں صحیح اسلامی روح جاری و ساری تھی اجتماعی و انفرادی زندگی کے ہر پہلو کو باقاعدہ بنانے اور ترقی دینے میں مسجد اہم کردار ادا کرتی تھی۔ یہ عبادت گاہ کے علاوہ پارلیمنٹ، قانونی عدالت، قومی خزانہ، یونیورسٹی، جی ایچ کیو، کانفرنس ہال، اجتماعی و اطلاعاتی مرکز، سرکاری مہمان خانے اور جلسہ گاہ کے طور پر بھی کام آتی تھی۔ اور چونکہ تمام سرگرمیوں کا محور مسجد ہوتی تھی۔ مسلم معاشرہ کی زندگی میں اتحاد ہم آ

ت واستحکام، ولولہ، ترقی اور خوشحالی کا دَور دَورہ تھا۔ جب وہ روح سرد پڑ گئی تو ہم نے مسجد کو
ں عبادت گاہ بنا کر رکھ دیا۔ قوتِ عمل کی وہ چنگاری جو مسجد عطا کیا کرتی تھی، ضائع ہوگئی اور
ی زندگی سے مضبوط سماجی شعور، تعاون کا جذبہ اور باہمی خیر سگالی دُور ہوگئی۔"

آخر میں وزیر موصوف نے مساجد کی طرف رجوع کرنے پر ترغیب دلاتے ہوئے کہا:

"میری عاجزانہ رائے ہیں یہ مسلم معاشرے کے زوال اور اس کے نتیجے میں ہماری
رِدہ بدحالی کا ایک بڑا سبب ہے۔ اگر ہم مساجد کی طرف رجوع کریں تو سماجی خدمت اور
ی بہبود کا کام جس کی ہمیں سخت ضرورت ہے، بہترین طریقہ سے کیا جا سکتا ہے۔"

وزیر موصوف نے نہایت عمدگی اور جامعیت سے مساجد کی عظمت بیان کرکے اسے بحال
نے کی دعوت دی ہے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ وزیر موصوف مساجد کو ان کا حقیقی، تمام دلانے
آئندہ بھی پوری دلچسپی لیتے رہیں گے اور قوم کے ارباب فہم و بصیرت کے مشورہ سے مسلمانوں
اس شدید ترین ضرورت کو پورا کریں گے۔ تاکہ مملکت خداداد میں اسلامی بنیادوں کو استحکام اور
ستان کو وجود بخشنے والے اسلامی نظریہ کو غلبہ حاصل ہو۔

اسلامی برادری کے تعلق کو مستحکم و استوار رکھنے کے لئے مسجد خشتِ اوّل ہے۔ مسلمان
ں طبیعت و فطرت کے لحاظ سے وحدت عالمِ اسلامی کے لئے کوششیں کرتے رہتے ہیں۔
رکھیئے وحدتِ عالمِ اسلامی کا مستحکم قلعہ مساجد کے مستحکم نظام سے مربوط ہے اور چونکہ
شتِ اوّل کج ہے لہذا اتحاد عالمِ اسلامی "تا ثریا می رود دیوار کج" کا مصداق بنا رہے گا۔ اگر ہر
لم مملکت اپنی مساجد کا نظام مستحکم کرلے اور دنیا میں جہاں جہاں مسلمان اقلیتیں آباد ہیں وہ
ی مساجد کو منظم کرلیں تو کوئی وجہ نہیں کہ حج کے اجتماع میں وحدت عالم اسلامی کی
ششیں بے نتیجہ رہ جائیں۔

اگر مسلمان اپنے مقامی اور قومی مسائل اپنی مقامی مساجد میں حل کرتے رہتے اور اپنے بین الاقوامی
ائل کے لئے دنیا کی سب سے پہلی مسجد کو مرکز بنا لیتے تو آج عالمِ اسلامی بین الاقوامی میزان میں
درجہ بے وزن کیوں ہوتا اور تمام دنیا کے گوشہ گوشہ سے کروڑوں روپیہ خرچ کرکے
نچنے والے مسلمانوں کے وفود حج میں عالمی مسائل کے نتیجہ خیز حل تک پہنچے بغیر کس طرح واپس

... ہے کہ جہاں عالم اسلامی کے مختلف ... قوں سے لاکھوں انسان اپنے اپنے ممالک کی
... میں علماء و مفکرین بھی ہوتے ہیں، اور صنعت کار و تجار بھی، مزدور و کاشتکار
... حکام اور فوجی ماہرین بھی ہوتے ہیں اور اقتصادیات و تعلیمات کے
... اللہ کی یاد اور اس کا کلمہ بلند کرنے کے لئے وہاں جمع ہوتے ہیں۔ یہ ان کے
... کا ایک بہترین ذریعہ ہوتا ہے۔ یہاں وہ اپنے اجتماعی مفادات اور بین الاسلامی
... سے فوائد و منافع حاصل کر سکتے ہیں۔ حج کے اس اجتماع کا سبب بتاتے
ہوئے ... ہے ... لیشھدوا منافع لھم ... تاکہ وہ اپنے منفعت کے معاملات
... یہ منفعت صرف روحانی ہے اور ہمارے موجودہ اقتصادی اور
... میں شامل نہیں۔ یقیناً ان منافع میں دنیوی منافع اور اخروی منافع دونوں
... کیونکہ اسلام ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائی اور سعادت کی تعلیم دیتا ہے۔

... اسلامی اجتماع کی منفعت کا سب سے پہلا ... وحدت عالم اسلامی ہے اسی
... کو مضبوط بنانے کے لئے سر جوڑ کر بیٹھ جانا چاہئے اور ایسی قراردادیں طے کرنا
... کرنے کے بعد عالم اسلامی کی وحدت کو کوئی دشمن پارہ پارہ کرنے میں کامیاب
... اسلامی آبادی میں وحدت عالم اسلامی کا مرکز بنانا چاہئے اور کچھ
... مفکر ... عام ... شخصیتوں کو بین الاسلامی تنظیم کے لئے ... کرنا
... اختلافات ... اور دین اسلام کی صداقت و عظمت ...
[illegible]
[illegible]

[illegible]

... منفعت ... [illegible]
... دوسرے کو نہیں ہوتی۔ ایک مسلم ملک کے ...
... کے عوام اور مفکرین سے تبادلۂ افکار کا موقع نہیں ملتا ...

ہوتی ہے کہ اس قسم کے تعارف و تبادلہ کا ذکر [illegible]
[illegible] مالک سے پہنچنے والے علماء و فقہاء [illegible]
طاق نئے نئے سیاسی، اقتصادی، تعلیمی [illegible]
کو اس کے حالات کے مطابق اسلامی تعلیمات [illegible]
بات ہم آہنگی سے اپنے مقصد کی طرف [illegible]

ابھرتے کہ جیسے بین الاقوامی اجتماع [illegible] قوت [illegible]
ہے جب ہر مسلم معاشرہ مساجد کی تنظیم کے ذریعہ [illegible]
عمارت تیار نہیں کی جا سکتی۔ تمام [illegible] کوئی قوی معاشرہ [illegible]
سکتا۔ بالکل اسی طرح مختلف اسلامی آبادیوں کے [illegible] اور منتشر محسوس [illegible]
بین الاقوامی قوت و وحدت کا پیدا ہونا ممکن نہیں [illegible] اسلامی کے [illegible]
ہدروں کو اس طرف بھی توجہ دینا چاہیئے تاکہ محکم [illegible] معاشرہ [illegible]
فکر و نظر کا یہ شمارہ آپ کے ہاتھ میں [illegible] وقت پہنچے گا جب [illegible]
کا بین الاسلامی اجتماع ہو رہا ہوگا۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو [illegible]
میں مبارک کرے۔ مسلمانوں کو ذکر اللہ سے سرشار ہو کر دکھی انسانیت کی خدمت [illegible]
کی مدد کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس عید الاضحیٰ کو عالم اسلام [illegible]
یامبر اور تمام دنیا کے لئے امن و سکوت کا [illegible] بنائے